کیا توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کفر ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے میں کہ میں نے سنا ہے کہ توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا یعنی یہ سوچ کر گناہ کرنا کہ بعد میں اس گناہ سے توبہ کرلوں گا، کفر ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا واقعی یہ کفر ہے؟ کیا ایسا کرنے سے بندہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا یعنی گناہ کرتے وقت ہی مستقبل میں اس گناہ سے توبہ کرنے کا فی الحال عزم کرلینا کفر نہیں۔ البتہ اگر کوئی گناہ پر اللہ کی پکڑ اور عذاب سے بالکل بے خوف ہو جائے یا پھر گناہ کو ہلکا جان کر ایسا کرے تو اب بعض نے اسے کفر قرار دیا، لہٰذا ایسی صورت میں توبہ اور تجدید ایمان کا حکم ہوگا۔

اس کی تفصیل مع الدلائل درج ذیل ہے:

<u>گناہ کرنے سے پہلے ہی دل میں آئندہ توبہ کا عزم کرلینا فی نفسہٖ کفر نہیں</u>، بلکہ مومن ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب نفس کے ہاتھوں مغلوب ہو کر گناہ کی طرف قدم بڑھانے لگتا ہے، تو ارتکاب گناہ سے پہلے ہی، گناہ کے بعد توبہ کا عزم کرلیتا ہے۔

ایسا ہی ایک واقعہ قرآن پاک میں موجود ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب انہیں قتل کرنے کا منصوبہ بنایا، تو گناہ کے ارادے کے وقت ہی انہوں نے بعد میں اس سے توبہ کرنے کا ارادہ کرلیا، سورۂ یوسف میں اَخوانِ یوسف (علیہ السلام) کا یہ واقعہ اللہ رب العزت نے بلا نکیر ذکر فرمایا: ﴿اُقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا یَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں پھینک آؤ تاکہ تمہارے باپ کا چہرہ تمہاری طرف ہی رہے اور اس کے بعد تم پھر نیک ہو جانا۔ (پارہ 12، سورۂ یوسف، آیت 9)

تفسیر کبیر و خازن میں ہے، والنص للخازن: "قوما صالحين يعني: تائبين فتوبوا إلى الله يعف عنكم فتكونوا قوما صالحين وذلك أنهم لما علموا أن الذي عزموا عليه من الذنوب والكبائر قالوا نتوب **إلى الله من هذا الفعل و**

نکون من الصالحین في المستقبل "ترجمہ: نیک ہوجانا یعنی توبہ کرنے والے ہوجانا، پھر تم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرلینا اللہ تمہیں معاف کردے گا تو تم نیک ہوجاؤ گے، ایسا اس لیے کہ وہ جانتے تھے کہ انہوں نے جن اشیاء کے ارتکاب کا عزم کیا ہے، وہ کبیرہ گناہ ہیں، توانہوں نے کہا کہ ہم مستقبل میں اس فعل سے توبہ کرلیں گے اور نیک بن جائیں گے۔ (تفسیر الخازن، ج 2، ص 514، دار الکتب العلمیۃ-التفسیر الکبیر، ج 18، ص 424، دار احیاء التراث العربی)

تفسیر ابن کثیر میں ہے: "وتکونوا من بعدہ قوما صالحین فأضمروا التوبۃ قبل الذنب "ترجمہ: اس گناہ کے بعد نیک بن جانا، توان لوگوں نے گناہ سے قبل توبہ کا ارادہ کرلیا۔ (تفسیر ابن کثیر، ج 4، ص 319، دار الکتب العلمیۃ)

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "أي تحدثوا توبۃ بعد ذلک فیقبلھا اللہ منکم، وفي ھذا دلیل علی أن توبۃ القاتل مقبولۃ، **لأن اللہ تعالی لم ینکر ھذا القول منھم** "ترجمہ: یعنی اس کے بعد توبہ کرلینا تو اللہ تمہاری توبہ قبول کرلے گا، اس میں دلیل ہے کہ قاتل کی توبہ مقبول ہوتی ہے، کیونکہ اللہ رب العزت نے ان کے اس قول کا انکار نہیں فرمایا۔ (الجامع لاحکام القرآن، ج 9، ص 131، دار الکتب المصریۃ، القاھرۃ)

عارف باللہ علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ "روح البیان" اور علامہ ابولیث سمرقندی علیہ الرحمۃ "تفسیر بحر العلوم" میں لکھتے ہیں، والنص للآخر: "وتکونوا من بعد ھلاکہ قوماً تائبین إلی اللہ تعالی، وقال بعض الحکماء: **ھکذا یکون المؤمن، یھیئ أمر التوبۃ قبل المعصیۃ** "ترجمہ: تم یوسف (علیہ السلام) کے قتل کے بعد اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرنے والوں میں سے ہوجانا، بعض حکماء نے فرمایا: مومن ایسا ہی ہوتا ہے، گناہ سے قبل توبہ کا تہیہ کرلیتا ہے۔ (تفسیر السمرقندي بحر العلوم، ج 2، ص 181-روح البیان، ج 4، ص 219، دار الفکر، بیروت)

ہاں! اگر توبہ کے ارادے سے گناہ کرنے میں اللہ رب العزت کی پکڑ اور خفیہ تدبیر سے بے خوفی وعذاب سے امان پر جزم ہو تو اسے کفر کہا گیا ہے، جیسا کہ نور العرفان میں ہے: "توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کُفر ہے کہ یہ اللہ پر امن ہے۔" (نور العرفان، صفحہ 376، مطبوعہ پیر بھائی کمپنی، لاہور)

یونہی شرح فقہ الاکبر اور مراقی الفلاح میں امن من مکر اللہ کو کفر قرار دیا۔ شرح فقہ الاکبر میں ہے: "الأمن من عقوبتہ کفر "ترجمہ: اللہ کی پکڑ سے امن کفر ہے۔ (شرح الفقہ الاکبر، صفحہ 149، مطبوعہ کراچی)

مراقی الفلاح میں ہے: "فان أمن المکر کفر "ترجمہ: اللہ کی خفیہ تدبیر سے امن کفر ہے۔

بعض نے تو اسے کفر حقیقی قرار دیا، لیکن دیگر نے اسے "منجر الی الکفر" کہا کہ ایسا کرتے رہنے سے انسان گناہوں میں ایسا منہمک ہوتا ہے کہ یہ چیز اسے کفر کی دہلیز پر لا کھڑا کرتی ہے، چنانچہ علامہ طحطاوی علیہ الرحمۃ مراقی الفلاح کی مذکورہ بالا عبارت کی شرح میں لکھتے ہیں: "(فان أمن المکر) وأمن المکر اطمئنان القلب بحیث یجزم بالنجاۃ (کفر) حملہ بعضھم علی الحقیقۃ وبعضھم قال معناہ أنہ یوصل الیہ بسبب استرسالہ فی المعاصی قال تعالٰی: "فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ" ترجمہ: (اللہ کی خفیہ تدبیر سے امن) خفیہ تدبیر سے امن دل کا مطمئن ہونا ہے یوں کہ عذاب سے نجات پر جزم کرے (کفر ہے) بعض نے اسے حقیقتِ کفر پر محمول کیا اور بعض نے کہا اس کا معنیٰ یہ ہے کہ یہ امن کفر تک پہنچاتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے بندہ گناہوں میں ڈوب جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "تو اللہ کی خفیہ تدبیر سے صرف تباہ ہونے والے لوگ ہی بے خوف ہوتے ہیں۔" (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 380، دار الکتب العلمیۃ)

یونہی توبہ کے ارادے سے گناہ میں اگر گناہوں کو ہلکا جاننے کا پہلو موجود ہو، تو اب اس صورت میں گناہ کو ہلکا جاننے کی وجہ سے یہ کفر ہوگا۔ شرح فقہ الاکبر میں ہے: "إن استحلال المعصیۃ إذا ثبت کونھا معصیۃً بدلالۃ قطعیۃ وکذا الاستھانۃ بھا کفر بأن یعدھا ھنیئۃً سھلۃً ویرتکبھا من غیر مبالاۃ بھا ویجریھا مجری المباحات في ارتکابھا" ترجمہ: کسی گناہ کو حلال سمجھنا جو کہ دلالتِ قطعیہ سے گناہ ثابت ہو، اسی طرح گناہ کو ہلکا جاننا، یعنی اس کو آسان اور معمولی سمجھنا کفر ہے، اس طرح کہ وہ اس کو بے فکر ہو کر اور بغیر کسی پریشانی کے کرتا پھرے، ایسے جیسے وہ مباح کام کرتا ہے۔ (شرح فقہ الأکبر لملا علی قاري، ص 423، دار البشائر الاسلامیہ)

بریقہ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ میں ہے: "واستخفاف الصغیرۃ کفر إذا ثبت بقطعي" ترجمہ: صغیرہ گناہ کو ہلکا جاننا کفر ہے جبکہ (اس کا گناہ ہونا) قطعی دلیل سے ثابت ہو۔ (بریقۃ محمودیۃ شرح طریقۃ المحمدیۃ، ج 3، ص 139، مطبعۃ الحلبی)

شرح العقائد النسفیہ میں ہے: "(استحلال المعصیۃ) صغیرۃ کانت أو کبیرۃ (کفر) اذا ثبت کونھا معصیۃ بدلیل قطعی وقد علم ذلک فی ما سبق (والاستھانۃ بھا کفر)" ترجمہ: گناہ کو حلال جاننا، چاہے وہ کبیرہ ہو یا صغیرہ، کفر ہے، جبکہ اس کا کفر ہونا دلیلِ قطعی سے ثابت ہو، جیسا کہ (قطعی ہونے کی تفصیل) پچھلے بیان میں معلوم ہو چکی، اور گناہ کو ہلکا جاننا (بھی) کفر ہے۔

(والاستهانة بها) کے تحت نبراس میں ہے: ”أی بالمعصیة، والاستہانة: آسان دانستن“ ترجمہ: یعنی گناہ کو آسان سمجھنا۔ (شرح العقائد النسفیۃ مع شرحہ النبراس، ص543، 544، مطبوعہ کراچی)

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ”گناہ ہونے میں قطعی اور غیر قطعی ہونے کا فرق نہیں، گناہ اگرچہ صغیرہ ہوں، اسے ہلکا جاننا قطعی حرام ہے۔“ (فتاوی رضویہ، ج9، ص646، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

عذابِ الٰہی سے اعتقادی بے خوفی یا اسی اعتبار سے گناہ کو ہلکا جاننے کی صورت میں شخص مذکور پر توبہ و تجدید ایمان فرض ہے اور شادی شدہ ہو، تو تجدید نکاح بھی کرے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0495

تاریخ اجراء: 20 رجب المرجب 1446ھ/21 جنوری 2025ء